

V49188

P - 26-11-07

Title - IMADADUS SUNIYEE NANA.

creator - Smadad Ali.

publisher - Mathee Munkhi Kaseel Kishore (Lucknow).

Date - 1870

Pages - 26.

Subject - Gslam - Farag; Gslam - Aqarag -
Masail.

✓
CHECKED-2002

اِقْدَادُ السُّنَنِ بِكَانَتْصَارِ لَهُمْ مِنَ الْمُبْتَدِئِينَ

M A LIBRARY, A M U.



U49188

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 اَتَا بَعْدَ سَيِّدِ اِمْدَادِ الْعَلِيِّ سَيِّدِ خَفِيِّ اَكْبَرِ اَبَادِي كَيْ طَرَفٍ سَيِّدِ وَاضِحٍ يَوْمَ كَيْ اَحْسَالِ
 تَيْنِ رَسَالَةٍ وَرَبَابِ جَوَازِ عِلْمٍ مَوْلَا نَامٍ سَيِّدِ طَالِبِ عِلْمٍ مَدْرَسَةِ قَادِرِيَّةِ كَيْ جَوَازِ عِلْمٍ
 صَاحِبِ اَوْرَمُولَوِي فَضْلِ رَسُولِ صَاحِبِ كَيْ طَرَفٍ سَيِّدِ شَهْرِ بَدَايُونِ مِينِ جَبَارِي هُوَ جَبَابِ
 مَشْهُورِ بَعُولِي مَوْلَا عِبْدِ الصَّهْبِ سَهْبِ سَوَاسِ اَوْسِ مَدْرَسَةِ كَيْ طَالِبِ عِلْمٍ رَسَالَةِ كَبَرِي كَيْ
 صَدِّ مِينِ لَكْهَا كَيْ رَدَاوِي وَهَابِيَّةِ رَسَالَةِ اِمْدَادِ الْمُسْلِمِينَ مِينِ اَوْنِ نَامُونِ كُوْشْمُولِ وَرَنَامُونِ
 جَدُولِ مِينِ اُخْلُ كَيْ اَنْتَهِي اَوْرَسِي رَسَالَةِ كَيْ صَدِّ مِينِ وَهَابِيَّةِ كَالِ نَقْلِ كَيْ كَيْ نَكْهِي وَهَابِيَّةِ
 اَوْرَمُتْغَلِبِ هُوِي حَرَمِينِ پَرَاوْرَانْتَحَالِ كَيْ تَتِي تَتِي مَذْهَبِ حَنَابِلَهْ كَالِيكِينِ اَوْنَهُونِ فَيَ عَقْدَاوِي كَيْ كَيْ
 وَهِي مَسْلَمَانِ مِينِ اَوْرَجَاوِي اَوْنِكِي اَعْقَادِ كَيْ خِلَافِ هُوِي وَهِي مَشْرُكِ هُوِي اَوْرَمَبَاحِ جَانَابِ سَبَابِ كَيْ
 قَتْلِ اَهْلِ سُنَّتِ اَوْرَاوْنِكِي عِلْمِ كَالِ اَنْتَهِي اَوْرَجَبِي اَسِي رَسَالَةِ كَيْ صَدِّ مِينِ لَكْهَا كَيْ وَهَابِيَّةِ كَالِيكِينِ
 عَقِيدَهْ هُوِي كَيْ جَوَاوْنِكِي طَرِيقِ كَيْ خِلَافِ هُوِي وَهِي كَافِرِ هُوِي اَوْرَاوْسُكَاخُونِ مَبَاحِ هُوِي اَنْتَهِي سَوَاسِ
 اَسْكَا مَنْظُورِ هُوِي كَيْ صَاحِبِ اِمْدَادِ الْمُسْلِمِينَ كُوْ رَدَاوِي وَهَابِيَّةِ كُسْ جِهَ سَيِّدِ لَكْهَا كَيْ اِمْدَادِ الْمُسْلِمِينَ
 صِفَاتِ اَوْرَعَقْدَاوِي وَهَابِيَّةِ كَيْ جَوَازِ رَسَالَةِ كَيْ صَدِّ اَيَا صَدِّ مِينِ مَسْطُورِ مِينِ مَذْكَورِ مِينِ
 اَكْرَمِينِ تَوَا كَيْ نَشَانْدِهِي چَاهِيئِي اَوْرَاكْرَمِينِ مِينِ تَوَا مَوْلَا فُضْلِ رَسُولِ صَاحِبِ اَوْرَمُولَوِي عِبْدِ
 صَاحِبِ اَوْنِكِي خَلْفِ مَهْمِينِ مَدْرَسَةِ مَذْكَورِ كَيْ لَئِي اَيَسِي طَالِبِ عِلْمِ كُوْ كَيْ اَيَكِ قَوْمِ كُوْ مَبَاحِ



اور اعمال اور عقائد بیان کر کے کسے مسلمان سننے خفی کو کہ اون صفات اور اعمال اور
عقائد سے یقیناً پیرا رہے اوس قوم میں سے از روی اقترا شمار کرتا ہی اور یہ فعل اوسکا
بلاشبہ ایسا ہی جیسکہ صاحب بوارق کو مثلاً باوجود او عای محمدتہ کے یہودی کہی کہ ترک
اقترا ہوگا آیا اپنے مدرسہ میں جگہ دینا جائز ہی ہر چند رسائل ثلثہ اہل سنت و اوصیاء
تقویٰ اور دیانت کے عجیب چہینڈے پر ہیں اور سب و شتم سے مالا مال اور یہ طریقہ اپنا
نہیں لیکن واسطی اظہار برات اہل تقویٰ اور دیانت کے اور حبیبان مسلمان کے ساتھ محض
سے چارہ جوئی بدون تحریر جواب کے نہیں بنا برین بموجب الضمائم و تراجم الخ
یہہ رسالہ لکھا گیا ہم مجبور ہیں اظہار کے کہ خدا خواہد کہ پردہ کس درود پیش
اندر طعنے پاکان بردہ نام اس رسالہ کا امداد السنیین بالانتصار لہم من المبتدین
ہو اور ترتیب اسکے ایک مقدمہ اور تین باب پر ہو مقدمہ مشتمل ہو پانچ اصول
کہ قبل مقصود سے جان لینا اونکا مناسب ہو اور باب اول میں بیان ہو حکم عمل مولد کا
اور باب دوم میں بیان ہو بعض مہوات اور کا ذیب اور غلط مبتدعین اور مجوزین
عمل مولد کا اور باب سوم میں جواب ہو مطاعن مندرجہ رسائل ثلثہ کا مقدمہ بیان
اصول خمسہ میں اصل اول جن مسائل میں امام صاحب اور صاحبین اور تلامذہ
امام صاحب سے بلکہ مجتہدین فی المسائل مانند خصاف اور طحاوی اور کرخی اور حائلی
اور سرخی اور بردوی اور اصحاب تخریج مانند ابی بکر رازی وغیرہ سے روایت نہیں
اون مسائل میں نظر ہماری قوت و دلائل پر ہو جسکی دلیل قوی ہو وہی مختار ہوا ہو اگر شک
خلاف پر کسی کا قول ہو وہ ہمپر حجت نہیں اور جس عالم کا قول ہم اوس مسئلہ میں نقل کر
ہیں اسوجہ سے نقل نہیں کرے ہیں کہ اوسکے قول کو ہم حجت شرعیہ عموماً مسائل میں یا
خصوصاً اوس مسئلہ میں جانتے ہیں بلکہ بنا بر اسکے کہ ہم متفرد ہں مسئلہ میں نہیں ہیں
حائلی قدسی ہیں مسطور ہی کہ جس مسئلہ میں اختلاف امام اور صاحبین اور تلامذہ امام صاحب
کا ہو تو اوس مسئلہ میں صحیح یہ ہو کہ فتویٰ دیا جائی اوس قول پر کہ قوی ہو دلیل سے پس جب کہ
اختلاف اصحاب مذہب کے صورت میں یہ ٹھہرا تو اوس صورت میں کہ اصلاً اصحاب مذہب
بلکہ مجتہدین فی المسائل اور اصحاب تخریج سے روایت نہ ہو اور مفتی قدرت رکبتا ہو تو کسی
دلیل میں بدرجہ اولے فتوے دینا اوسپر جو قوی ہو دلیل سے صحیح ہوگا اور شرح منیہ

المنشیۃ والشرعیۃ
ان عبد اللہ
الدیوبی
والفتویٰ والادب
والکتاب

سے بھی استفادہ ہو کہ در صورت اختلاف روایات اس روایت پر عمل کرنا چاہیے جو موافق دلیل کے
اصل ووم جن علی سالفین کا قول کہ مسئلہ خاص میں اسوجہ سے کہ وہ مخالف ہو مقتضای
حدیث یا اقوال صحابہ یا تابعین کے جو ہم قبول نہیں کرتے ہیں تو اون علی کو کہ اصحاب تقوی
اور دیانت تھے باعتبار حسن ظن کے نیت اونکی خیر سمجھ کر سبب اس قول کے فاسق اور
گمراہ نہیں جانتے ہیں بلکہ اونکے اس قول کو لغزش اور خطا پر حل کر کے امید رکھتے ہیں کہ
شاید اونکے یہ خطا مانند خطا سے مجتہدین امت شمار کیجائے اور تجویز خطا کہ لوازم بشریت
سے ہی جب نسبت مجتہدین امت جائز ہو تو یہ نسبت غیر مجتہدین بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے
اصل سوم اقوال علی دین اگرچہ اجتہاد اونکا مسلم نہ ہو مسائل دینیہ میں برسر وجہیم ہو
لیکن جب تک کہ مخالفت اونکی مقتضای کتاب یا سنت یا اقوال یا اعمال یا عقائد صحابہ اور
عدول تابعین سے ثابت نہ ہو اور جب کہ یہ مخالفت ہونا اونکا مقتضای کتاب یا سنت کے یا
احکام صحابہ کے اون وقائع اور حوادث میں جو نظائر ان مسائل کے ہیں معلوم ہو جائے تو ہرگز
قابل تسلیم اور قبول نہیں ہیں پس قول ہر عالم کا خواہ وہ علمی دہلی خاندان غیری سے ہو
یا علی سے حریمین اور مصر اور شام اور نجد اور عراق اور یمن سے کیف مالتفق قابل قبول نہیں
ہو اور کسی عالم کا ایک قول ماننے سے سبب اسکے کہ وہ قول مخالف مقتضای کتاب یا سنت
یا اقوال اور اعمال اور عقائد صحابہ کے نہیں لازم نہیں آتا ہو مان لینا اسکے دوسرے قول کا
جو مخالف اس مقتضی کے ہو **اصل** چہارم عموماً قول اکثر واجب الاتباع نہیں ہو والا انکار ابن
عباس کا محول سے اور انکار ابی ہریرہ اور ابن عمر کا صحت ادا اسی صوم رمضان سے سفر میں اور
انکار ابی موسیٰ اشعری کا نوم کے ناقض وضو ہونے سے باوجود خلاف اکثر صحابہ کے ترک وجہ اور
لائق امامت اور تکبیر قرار پاتا حال آنکہ اون اصحاب کبار پر کسی نے صحابہ میں سے انکا مخالفت اکثر نہیں
کیا اور زمانہ نبی امیہ میں اکثر لوگ قائل تھے امامت معاویہ اور امامت یزید کے جیسا کہ تقریر اور
مسلم میں مصرح ہوئی پس اگر جانب اکثر حق قرار پاتے تو امامت معاویہ اور امامت یزید حق ہو جاتے
اور بہت مسائل دینیہ میں ائمہ ثلاثہ ایک طرف ہیں اور امام بیہقیفہ ایک طرف مثلاً گوشت گوہ کا نزدیک
ائمہ ثلاثہ کے حلال ہو اور بیہقیفہ کے نزدیک مکروہ اور سوال رحمت اور پناہ مانگنا عذاب سے وقت پر
ہو آیت رحمت اور آیت عذاب کے نماز فرض میں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے مستحب ہو اور نزدیک بیہقیفہ کے
مکروہ پس اگر اتباع اکثر عموماً لازم ہوتا تو ایسے مسائل میں ترک قول بیہقیفہ واجب ہوتا ایسیو سٹ

عمل اس کے کھینچنے
کہ خارج کو چھوڑا
بمعین البیہقیفہ
یہ جان سبب
حصہ داروں کو
مخرج سے نہ مل
کے اس طرح یہ
کہ اس سے
سبب حصہ دار
بالبیہقیفہ اور ترک
اور سکا و نقص
میں آجائے گا

اہل اصول و راہر علمائے تصوف کی یہی کہ حدیث ید اللہ مع الجماعۃ اور حدیث علیکم بالکفاۃ اکاظم بین مراد جامعہ اور سواد اعظم سے کل بین تحریر ابن ہمام میں یہی کہ حدیث ید اللہ مع کفاۃ میں مراد جماعت سے کل بین اور سبط سواد اعظم سے اور تصریح شرح تحریر میں یہی مراد متابعت سواد اعظم سے متابعت اکثر کے یہی اور سند میں کہ پایا جاتا ہوا جماع جمیع اہل ارض کا یہ خلاف کہ بین بعد اجماع کے بعض بسبب کے شبہ کے اس واسطے کہ رجوع بعض کا بعد صحت اجماع کے صحیح نہیں ہو اسلئے کہ سواد اعظم کل بین کیونکہ کل اعظم بین اپنے مادیوں اور اصول بنو دوی میں مسطور ہو کہ مراد سواد اعظم سے کل سلمان بین اور میزان الاصول میں مذکور ہو کہ مراد سواد اعظم سے کل بین کہ وہ اعظم بین مادیوں کل سے اور محصول امام رازی میں مرقوم ہو کہ سواد اعظم ساری امت ہو اسلئے کہ ہر مادی ساری امت سے ساری امت اعظم ہو اور اسے ابو شامہ نے کتاب البدع والحوادث میں چھپنے سے کہ مستند و مجوزین عمل مولد ہو لکھا ہو کہ چنان امر آیا ہو ساتھ لزوم جماعت کے مراد لزوم جماعت سے لزوم حق ہو اور اتباع حق اگرچہ جسے کہ تک ہو حق بات میں تھوڑی ہوں اور مخالف بہت سیلئے کہ حق وہ ہو کہ جبہر حق جماعت اولی اور وہ صحابہ بین اور نہیں اعتبار ہو کثرت اہل باطل کا بعد صحابہ کے اصل پیچم یہ ہو کہ حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرقاً مغرباً اور محترم بین اور وہاں کے علمائے اہل تقویٰ اور دیانت کے عمل اور اعتقاد اور فتویٰ کو مسائل دینیہ میں جب تک کہ ان کے عمل یا اعتقاد یا فتویٰ کا مخالف ہونا مقتضائے کتاب یا سنت یا اقوال اور اعمال اور عقائد صحابہ یا عدول تابعین کے معلوم نہو ترجیح ہو عمل اور اعتقاد اور فتویٰ اور حکم کے علم پر اور جب مخالفت ان کے عمل یا اعتقاد یا فتویٰ کے ساتھ مقتضائے مذکور کے معلوم ہو جائے تو ہرگز اسکو ترجیح نہیں ہو بلکہ ضرور ہو خلاف کرنا اور سکا اور جس کسی نے علمای حرمین فتویٰ یا عمل سے تسک کیا ہو در صورت عدم علم مخالفت مذکورہ کے کیا ہو نہ صورت علم مخالفت میں وہاں بھی بعد قرون نشہ کے بہت بدعات اور منکرات رواج پا گئے ہیں وروہا کجا بحال بعد ان قرون کے متغیر ہو گیا ہو جیسا کہ عینی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہو باب اول بیان میں حکم عمل مولد کے نہ عمل مولد کہ جسکو مستندین مجوزین بدعت حسنہ کہا ہو وہ بدعت حسنہ نہیں ہو بلکہ بدعت سیئہ اسلئے کہ نزدیک قائلین تقسیم بدعت کے بدعت مہ کام ہو جو نکالا گیا ہو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اتفاق مانعین اور مستندین مجوزین کے یہ عمل بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

کے بلکہ بعد قرونِ ثلثہ کے نکال گیا ہے پس یہ عمل بدعتِ ٹھہرا اور حدیثِ صحیحہ میں وارد ہے کہ کل بدعتہ
ضلالة اور قائلین تقسیم کے نزدیک یہ عام مخصوص ہے اور عام مخصوص ماورائے مخصوص میں حجت ہے
اور تخصیص نہیں ہوتی ہو مگر ساتھ دلیل شرعی کے پس مخصوص اس سے ہنوا گا مگر وہ کہ دلیل
شرعی وال اس کے حسن پر ہو چنانچہ جن بدعات کو کہ فقہائے اہل تحقیق نے بدعتِ حسنہ کہا
ہے وہ سب اسی قبیل سے ہیں اور کوئی دلیل شرعی اس عمل کے حسن پر وال نہیں ہے پس
یہ عمل مخصوص اس کلیہ سے نہیں ہو سکتا ہے پس یہ عمل ہنوا اگر بدعتِ سیئہ علاوہ اس کے
جب کہ ترک اس فعل کا آنحضرت صلی اللہ اور خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام سے ہو
مقتضی فعل اور فقدان مانع کی استمرار یا ترک اس کا سنت ہو استند بن مجوزین میں سے
قسط لانی نے صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ ہم اتباع کرتے ہیں سنتِ فعل میں اور ترک
میں اور ملا علی قاری نے مرقاة میں لکھا ہے کہ ترک آنحضرت کا سنت ہے جیسے کہ فعل
آنحضرت کا سنت ہے اور حرج سے مجوزین اس عمل کے ہیں تب سے مانعین اس عمل کے
نہے پائے جاتے ہیں اور حدیثِ صحیحہ میں وارد ہے کہ من بعث منکم بعدی فیری اختلافاً کثیراً
سنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین المہدیین عضو علیہا بالکواجد یعنی جو زندہ رہے گام میں
تبع میرے پس قریب ہے کہ دیکھے اختلاف بہت پس لازم پکڑو تم اپنے اوپر میری سنت اور
سنت خلفائے راشدین اور سنت پائے والوں کے اور مضبوط پکڑو سنت میری اور سنت خلفائے
راشدین کو ساتھ دانسو نیکے پس لازم الاتباع وقت اختلاف کے سنت آنحضرت اور خلفائے
راشدین ہے اور وہ ترک اس عمل کا ہے اور معیار حق و باطل عند اختلاف سنت آنحضرت اور
خلفائے راشدین ہے جو جانب موافق سنت کی ہے وہ حق ہے اور جو جانب موافق سنت کے نہیں
وہ باطل ہے ان دونوں وجہوں سے قول مجوزین مخالف مقتضائے سنت معلوم ہوا اور اس
عمل کے نظر جب زمان صحابہ اور تابعین میں حادث ہوئے ہیں تب ان پر صحابہ اور تابعین
انکار کیا ہے اور انکو بدعتِ سیئہ سمجھا ہے چنانچہ ترمذی نے اپنی جامع میں مجاہد سے
روایت کیا ہے کہ کہا مجاہد نے کہ داخل ہوا میں ساتھ عبد اللہ بن عمر کے مسجد میں اوس حال میں کہ
اذان ہو چکی تھی اوس میں پھر تشویب کہی موزن نے پس نکل آئے عبد اللہ بن عمر مسجد سے اور
کہا جسے نکل چل تو ساتھ ہمارے اس مبتدع کے پاس سے اور شرح جہد بن وغیرہ میں
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ دیکھا اوہوں نے ایک موزن کو تشویب کہتے ہوئے

۲۰
صحیح بخاری
۱۲
قسط لانی

۲۱
شرح صحیح بخاری
۱۲
قسط لانی

فرمایا آپ نے لوگوں سے کہ نکالو اس مبتدع کو مسجد سے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اپنی مسجد میں روایت کیا کہ عمرو بن عتبہ بن فرقہ سلمیٰ اور نعضد وغیرہ لوگ ایک مسجد میں درمیان مغرب اور عشا کے جمع ہو کر تسبیح اور تہلیل اور تحمید میں مشغول ہوتے تھے اسکی خبر عبداللہ بن مسعود پا کر اونکے پاس گئے اور اون سے کہا کہ اللہ لائے تم بدعت کو ظلم کی راہ سے یا بڑھ گئے تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اونہوں نے یہ طریقہ جاری نہیں کیا اور تم نے یہ نیا طریقہ نکالا ہو کہ بعض نے کہ ایک مرد مونہ بیٹ شامین لائے ہیں ہم بدعت کو ظلم سے اور نہ بڑھ گئے ہیں ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم میں تب کہا عبداللہ بن مسعود نے اگر اتباع کرو تم صحابہ کا تو اللہ وہ سابق ہو چکے ہیں تم پر سبقت ظاہر کر اور اگر پھر دگے داہنے اور بائیں تو اللہ گمراہ ہو کے تم نہایت گمراہ اور اسطرح بھر رائق وغیرہ بین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہو کہ سنا اوہوں نے ایک قوم کو جمع ہوتے ہیں مسجد میں اور کلہ پڑھتے ہیں اور درو پڑھتے ہیں جہر سے پیر کہا نہیں دیکھا ہے اسکو عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور نہیں گمان کرتا ہوں سکو مگر مبتدع پس ویر تک ذکر کرتے رہے اسکو بیان تک کہ نکال دیا اونکو مسجد سے اور ابو بکر مہروزی نے کتاب العید میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ ایک مرد نے ارادہ کیا نماز پڑھنے کا عید کے نماز سے پہلے پس منع کیا اسکو حضرت علی نے اس سے تب کہا اس مرد نے اسی امیر المؤمنین تحقیق میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ عذاب نہیں کرتا نماز پڑھنے فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق میں جانتا ہوں کہ تحقیق اللہ ثواب نہیں دیتا ہو کسی فعل یہ بیان تک کہ کیا ہوا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا برا لکھتے کیا آپ نے اوسپر پس ہو گئے غارتیری عبت اور عبت حرام ہو پس شاید کہ اللہ تعالیٰ عذاب کرے تجکو بسبب تیری مخالفت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بخاری نے اپنی صحیح میں سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ مکر وہ جانا ہو ابن عباس نے نماز پڑھنے کو عید کے نماز سے پہلے اور معمری نے کتاب السنۃ میں سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ سعید بن مسیب نے لکھا ایک مرد کو نماز پڑھتے بعد فجر کے تو منع کیا سعید بن مسیب اسکو نماز پڑھنے سے پس کہا اور مرد نے کیا خوف کرتے ہیں آپ اسکا کہ عذاب کرے چکو اللہ نماز پر تب فرمایا سعید بن مسیب کہ خوف کرتا ہوں میں اسکا کہ عذاب کرے تجکو اللہ بسبب مخالفت کے آنحضرت سے اور لکھا کہ

حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے غیر کنین یا بنین کے استلام لیں
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر کنین یا بنین کا استلام نہیں کیا جیسا کہ مروی ہے کہ مسند
 احمد وغیرہ میں اور بھی مسند احمد میں مروی ہے کہ عثمان بن ابی العاص بلائے گئے دعوت
 ختنہ میں تو اوٹھوں نے اس دعوت کو روکیا اور کہا کہ ہم بنین جاتے تھے زمانہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کھانے کے طرف ان فتادی اور اقوال خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت
 عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور عبادہ ثلثہ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ اور
 عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور عثمان بن ابی العاص اور سعید
 بن المسیب سے نظائر عمل مولدین مخالف ت قول مجوزین عمل مولد کے ساتھ فتادی اور
 اقوال کبار صحابہ اور تابعین کے معلوم ہوئے پس جو شخص کہ قول مجوزین عمل مولد کا گوہریت
 ہوں اسوجہ سے نہ مانے کہ وہ مخالف ہے مقتضائے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور اقوال کبار صحابہ اور تابعین کے تو وہ مستحق مدح اور ثناء ہے نہ لائق ذم اور ملامت کا پس
 کہ اصل اولیٰ مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ فتویٰ دینا اس قسم کی مسائل میں کہ جمہور
 اصحاب مذہب بلکہ مجتہدین فی المسائل اور اصحاب تخریج سے روایت نہیں ہے اور سپر پائی
 کہ جو دلیل سے قوی ہو اور دلیل سے قوی انکار ہے عمل مولد کا بسبب اسکے کہ وہ موافق ہے
 مقتضائے حدیث اور اقوال خلفاء راشدین اور ان صحابہ اور تابعین کے کہ جو معروف بالفقہ و
 الفتویٰ والمقدم فی الاجتہاد ہیں مانند عبادہ ثلثہ اور سعید بن المسیب کے نہ اسکو جائز
 کہنا اور اصل سوم اور پنجم مندرجہ مقدمہ معلوم ہو چکا ہے کہ قبول نکرنا قول علی اور اہل حرمین
 اگر مخالف ہو مقتضائے حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین کے کچھ مضائقہ نہیں کہنا ہے اور
 اصل دوم مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ ان کے قول قبول نکر نے سے مبتدع اور ضال
 کہنا اور نکلانہ نہیں آتا ہے اور اصل چہارم مندرجہ مقدمہ سے واضح ہو چکا ہے کہ اتباع اکثر علماء
 لازم نہیں ہے اور بیان سے یہ شبہ مجوزین کا کہ نفس عمل مولد میں کہ عبارت ہے جمع کرنے
 آدمیوں سے واسطی سرور ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطعام طعام اور ذکر
 مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاء اور ولادت سے کیا قیاحت
 ہے جو اٹھ گیا کہ اصحاب کبار نے نماز سے اور بلانے سے طرف نماز کے اور تسبیح اور تہلیل
 اور تحمید اور درود بھیجے اور تعظیم بیت اللہ سے ساتھ تخصیصات غیر ثابتہ کے منع کیا ہے

مذکرہ ابن عبد الباقی
 در قول و تبیین
 حق ابن تمییم
 علیہ السلام
 فی الشیخ نقی الدین فاکو
 یجتمعت کبر قدره و زخاره
 بجزه و ترسعه فی العلوم
 الفقیه و المقبوله و زوا
 ذکره و اجتهاد و قول
 السبکی از در کار منه
 العالم الصالحه الامام
 المجتهد ۱۲ تذکره ایچان
 ابن عبد الباقی
 یفین عیارت زلمکانی بر
 رفع السلام
 واجتقت فیه شرو
 المجتهدین ۱۲ معجم
 الشیوخ و زوا
 ابن تمییم ۱۳
 کان سینا صمد
 علی المبتدعین ۱۴
 تاریخ

اور فی تحقیقت وہ منع مرتب ہو اور تخصیصات پر نہ نفس اور اعمال پر بالغین عمل مولد
 اطعام طعام اور ذکر مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاع اور ولادت
 منع نہیں کرتے ہیں بلکہ منع اور نکاح اور جمع کی خصوصیت سے ہو جسکا مجوزین نے بعد
 قرون ثلثہ کے حادث ہونا بیان کیا ہو اور مخفی نہ ہے کہ مجوزین عمل مولد جو داعی واسطے
 احداث اس عمل مولد کی کثرت منکرین کو اس وقت میں بیان کرتے ہیں وہ قابل سماع نہیں
 ہی دو وجہ سے اول یہ کہ منکرین کے لہجہ جب کہ محلی عنہ یعنی وقوع معجزات اور انکے روبرو
 کافی ہوا تو حکایت اور وقوع کی اونکے لہجہ کب کفایت کر سکتی ہو اور مثبوتین خود معترف ہیں
 دوسرے ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کچھ مختصر اسوضع خاص میں نہیں ہو محاسن
 و پسند میں ہمیشہ ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کا بر زبان و عظیمین رہتا ہو اب نام حیدر لغیر
 کے جو کتب موجودہ سے پائے جاتے ہیں مذکور ہوتے ہیں احمد بن محمد المصری المالکی صاحب
 قول معتدکہ یہ کتاب یہاں موجود ہو ابو عبد اللہ ابن الحاج المالکی تاج الدین
 عمر بن الفاکہانی المالکی ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی ابو القاسم
 عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی محمد بن ابی بکر الخرومی المالکی علامہ الدین بن ای
 الشافعی ابو بکر بن عبد الغنی الشہیر بابن النقطہ البغدادی الخفہ شیخ الحنا بلکہ شرف الدین
 احمد المعروف بابن قاضی السجل معز الدین حسن حواری می یہ سب نام مذکور ہاں لغیر
 عمل مولد قول معتدین مسطور ہیں عبد الرحمن مغربی خفہ صاحب فتاویٰ رحب بن
 احمد افندی خفہ شارح طریقہ محمدیہ شہاب الدین دولت آبادی خفہ صاحب
 فتاویٰ مجموعہ شیخ احمد سرہندی صاحب مکاتیب صاحب نور الیقین صاحب
 تحفہ صاحب جواہر عبقریہ شیخ الاسلام نقی الدین ابن تمییم صاحب صراط مستقیم امام
 ابن القیم صاحب زاد المعاد وغیرہم اس جماعت بالغین عمل مولد سے شیخ الاسلام نقی ابن تمییم
 کو شعرا نے اپنے طبقات میں اور ہاشم نے اپنے تذکرہ میں مجتہد لکھا ہو اور وہ
 نے کہا ہو کہ اگر شمار کئے جائیں فقہا تو ابن تمییم مجتہد مطلق اور تاج الدین سبکی
 کو بھی باوجود عناد کے اسکے مجتہد ہونیکا اعتراف ہو اور کمال الدین زلمکانی نے کہا
 کہ جمع ہیں ابن تمییم میں شریطین اجتہاد کی اور وہ مجتہد ہو اور شیخ علم الدین نے معجم شیوخ
 میں لکھا کہ چھوٹا ہو ابن تمییم رتبہ اجتہاد پر اور جمع ہیں اوسین شریطین مجتہد و نکی اور عینی نے

اور فی تحقیقت وہ منع مرتب ہو اور تخصیصات پر نہ نفس اور اعمال پر بالغین عمل مولد
 اطعام طعام اور ذکر مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاع اور ولادت
 منع نہیں کرتے ہیں بلکہ منع اور نکاح اور جمع کی خصوصیت سے ہو جسکا مجوزین نے بعد
 قرون ثلثہ کے حادث ہونا بیان کیا ہو اور مخفی نہ ہے کہ مجوزین عمل مولد جو داعی واسطے
 احداث اس عمل مولد کی کثرت منکرین کو اس وقت میں بیان کرتے ہیں وہ قابل سماع نہیں
 ہی دو وجہ سے اول یہ کہ منکرین کے لہجہ جب کہ محلی عنہ یعنی وقوع معجزات اور انکے روبرو
 کافی ہوا تو حکایت اور وقوع کی اونکے لہجہ کب کفایت کر سکتی ہو اور مثبوتین خود معترف ہیں
 دوسرے ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کچھ مختصر اسوضع خاص میں نہیں ہو محاسن
 و پسند میں ہمیشہ ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کا بر زبان و عظیمین رہتا ہو اب نام حیدر لغیر
 کے جو کتب موجودہ سے پائے جاتے ہیں مذکور ہوتے ہیں احمد بن محمد المصری المالکی صاحب
 قول معتدکہ یہ کتاب یہاں موجود ہو ابو عبد اللہ ابن الحاج المالکی تاج الدین
 عمر بن الفاکہانی المالکی ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی ابو القاسم
 عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی محمد بن ابی بکر الخرومی المالکی علامہ الدین بن ای
 الشافعی ابو بکر بن عبد الغنی الشہیر بابن النقطہ البغدادی الخفہ شیخ الحنا بلکہ شرف الدین
 احمد المعروف بابن قاضی السجل معز الدین حسن حواری می یہ سب نام مذکور ہاں لغیر
 عمل مولد قول معتدین مسطور ہیں عبد الرحمن مغربی خفہ صاحب فتاویٰ رحب بن
 احمد افندی خفہ شارح طریقہ محمدیہ شہاب الدین دولت آبادی خفہ صاحب
 فتاویٰ مجموعہ شیخ احمد سرہندی صاحب مکاتیب صاحب نور الیقین صاحب
 تحفہ صاحب جواہر عبقریہ شیخ الاسلام نقی الدین ابن تمییم صاحب صراط مستقیم امام
 ابن القیم صاحب زاد المعاد وغیرہم اس جماعت بالغین عمل مولد سے شیخ الاسلام نقی ابن تمییم
 کو شعرا نے اپنے طبقات میں اور ہاشم نے اپنے تذکرہ میں مجتہد لکھا ہو اور وہ
 نے کہا ہو کہ اگر شمار کئے جائیں فقہا تو ابن تمییم مجتہد مطلق اور تاج الدین سبکی
 کو بھی باوجود عناد کے اسکے مجتہد ہونیکا اعتراف ہو اور کمال الدین زلمکانی نے کہا
 کہ جمع ہیں ابن تمییم میں شریطین اجتہاد کی اور وہ مجتہد ہو اور شیخ علم الدین نے معجم شیوخ
 میں لکھا کہ چھوٹا ہو ابن تمییم رتبہ اجتہاد پر اور جمع ہیں اوسین شریطین مجتہد و نکی اور عینی نے

تاریخ

الکرا فی عنہ قال باراء المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وروی فی ذلک حدیثین انتہی حال لکنہ کے
 بعد اوسی جہاں میں مرقوم ہے کہذا ذکر فی الکتاب لا یلقن المیت فی قبرہ عندنا وقال الشافعی یلقن
 لان قوله عليه السلام لقنوا موتاكم شهادة ان لا اله الا الله اراو به حاله النزاع وقال الشافعی یلقن
 لان الامر مطلق ونحن نقول هذا امر بخلاف القياس لانه سماع المیت وماروی من الحدیث معتبر
 القریب من الموت لیکون آخر کلامہ کلمۃ الشہادۃ انتہی صاحب تصحیح نے عیاں کیا کہ روایت کی اور عبارت کو
 کہ جسکو نقل کیا ہے اور مخالفت ہے اوسکے مدعا کے چھوڑ دیا سو ہم صاحب تصحیح نے ص ۲۷
 میں لکھا دردر المختار مینو لیسید لو نذر لفقره کلمۃ جاز صرفہ الی فقرہ غیر ہا لما تقر فی کتاب الصوم
 ان النذر الغیر المعلق لا یختص بشئ و ہم درینجا مینو لیسید لو نذر التصدق یو ما یکمہ ہذا الدرہم علی
 فلان فخالفت جاز بخلاف النذر المعلق انتہی سود و سدی عبارت بخیا نسا و در تحریف لفظی
 اور معنوی در مختار سے نقل کی عبارت در مختار یوں ہے والنذر من اعتکاف او حج او صیام
 او غیر ہا غیر المعلق لا یختص بزمان و مکان و درہم و فقیر فلو نذر التصدق یوم الحجۃ بکتمۃ
 ہذا الدرہم علی فلان فخالفت جاز و کذا لو عجل قبلہ فلو عین شہرا للاعتکاف او للصوم فعجل
 قبلہ عنہ صح و کذا لو نذر ان یحج سنتہ کذا فی سنتہ قبلہا صح او صلواتہ یوم کذا مضی قبلہ لانا
 تعجیل بعد وجود السبب و ہذا النذر فیلغو التعیین شر نیلا لہ فیلغی بخلاف النذر المعلق فانہ
 لا یجوز تعجیلہ قبل وجود الشرط کما یجی فی الا بیان انتہی پس صاحب تصحیح نے اول اور آخر اور در میان
 کی عبارتیں حذف کیں اور بخلاف النذر المعلق کہ متعلق تھا ساتھ لا یختص بزمان کے اوسکو ساتھ
 لو نذر التصدق یو ما یکمہ ہذا الدرہم علی فلان فخالفت جاز کے ملا دیا اسلئے کہ ظاہر مخالفت ہونا
 نذر معلق کا غیر معلق سے عدم اختصاص میں ساتھ مکان اور فقیر اور درہم و غیر ہا کے حال
 اس میں نذر معلق مانند نذر غیر معلق کے ہے چنانچہ رد المختار حاشیہ در مختار میں اسکے تصریح ہے ملکبہ
 خود در مختار کی عبارت سے جو بیان خلاف میں ہے اور صاحب تصحیح نے چھوڑ دی ہے ہاں
 چہاں ہم مایۃ مسائل میں اشباہ سے منقول ہے قال صحابنا الاصل فی الاشباہ التوقف حساب
 تصحیح نے ص ۱۶ میں عبارت اشباہ کی یوں نقل کی کہ قال بعض اصحابنا الاصل فی الاشباہ التوقف
 اور دعوی کیا صرفہ لفظ بعض کا باین عبارت نیست عبارت اشباہ ہیں ازان صرف بربک
 فقرہ اکتفا نمودن و ازانہم لفظ بعض را سرقہ نمودن و در نظر حجاب بودن توقف مذہب حنفیہ
 بقول واحد علوہ و اذن مباح و عرس حرام انتہی حال لکنہ نسخہ مطبوعہ کلکتہ اور قلمی اشباہ کے

دیکھی گئے کسی میں لفظ بعض کا پایا نہ گیا بلکہ طحاوی مطبوعہ مصر میں بھی جو یہ عبارت اشتباہ سے
 منقول ہوئی موافق مانہ مسائل ہی پہل ایک لفظ اپنی طرف سے بڑا کر کسی عالم دیندار پر چھوٹا دیکھا
 سرتقہ کا کرنا کس نے سب اور ملت میں جائز ہو چھم اربعین میں فتاویٰ عالمگیری سے منقول ہوئی و
 اما بعد الموت فلما تلحقین عندنا فی ظاہر الروایۃ کذا فی العینی شرح الہدایہ و معراج الدرایۃ صاحب
 التصحیح نے صلاۃ آمین اس عبارت کو زیادت فی لفظ معراج الدرایۃ پر نقل کر کے اعتراض کیا کہ عجیب
 عبارت عالمگیری را بنیادہ کردن لفظ فی در فقرہ و فی معراج الدرایۃ بر مطلب خود درست منو
 اشتہے حال آنکہ نسخہ مکتوبہ اور مطبوعہ کلکتہ اربعین کے تصحیح کے تصنیف سے پہلے لکھی گئے
 اور مطبوع ہوئی موجود ہیں کسی نسخہ میں لفظ فی کا پایا نہیں جاتا ہو ششم بایہ مسائل میں
 مرقوم ہو بر تقدیر یکہ مجمل ہم نہ باشد بلکہ مبین باشد صاحب تصحیح نے مبین کو معین صیغہ کر کے
 صلاۃ آمین اعتراض کیا عجیب از معنی مجمل یقیناً ناواقف است ورنہ نیگفت کہ بر تقدیر یکہ مجمل ہم
 نہ باشد بلکہ معین باشد چرا کہ مجمل ضد معین نسبت بلکہ ضد مفصل است اشتہے حال آنکہ بایہ مسائل
 کے نسخے مکتوبہ اور مطبوعہ کلکتہ اور دہلی کے موجود ہیں کسی میں معین نہیں ہو بلکہ صاف مبین
 لکھا ہو اور مفصل کو جو خود ضد مجمل ٹھہرایا اس سے صاحب تصحیح کے وقفیت اصول سے ظاہر ہو گئے
 اسلئے کہ ضد مجمل کا اصول میں مفسر آتا ہو یہ مفصل بیان تک کہ جب تصحیح پر اعتراض ہوئی تب صاحب تصحیح
 نے ایک سالہ سہمی بہ نافعہ بطور عذر گناہ بدتر از گناہ تحریر کر کے طبع کرایا کہ چہا پ و والوں نے
 بایہ مسائل میں معین کی جگہ مبین بنا دیا ہو اور غلطی کا تب سے مفسر کی جگہ مفصل لکھ گیا ہو پھر
 اس پر طرہ یہ ہوا کہ افہام الغافل کے صلاۃ آمین لکھا با اینہمہ جل سے امان نہیں ہو مجمل کے مقابلہ
 میں مبین بھی مستعمل نہیں ہو بلکہ مفسر اشتہے حال آنکہ میزان الاصول اور مختصر الاصول
 اور منہاج الاصول اور جامع الجوامع اور نقایہ اور انکی شروح میں مقابل مجمل کا مبین ہو
 اور اور بہت کتب اصول وغیرہ میں اب ہی ہو تفصیل اسکی تعلیم الباجل جواب افہام الغافل میں ہو
 اب معلوم نہیں کہ مجمل سے امان کس کو نہیں ہو صاحب بایہ کو یا اس کے مخالفین کو پھر اس سے
 بڑھ کر یہ بات ہو کہ سیف المومنین کے جواب میں جو مولوی علی بخش صاحب کے نام سے لکھا گیا تحریر ہوا
 کہ در قرب ہماں مان رسالہ نافعہ کہ وضع آن برای انہار تحریفیات این طائفہ است مطبوعہ گردیدہ
 در ان مرقوم کہ مبین ہم مقابل مجمل نیست بلکہ مفسر است اشتہے حال آنکہ رسالہ نافعہ مطبوعہ موجود ہو
 اوسہیں مبین کا مقابل مجمل نہونا مرقوم نہیں ہو ہفتم صاحب بوارق مولوی فضل سول صاحب بدین

نے ص ۳۱ میں بعد ذکر ابن حزم ظاہری کے لکھا پس از ان ابن قیم وغیرہ تلامذہ ہش سہ بتائید اور پھر
 وکتا بہای عجمیہ تصنیف نمودند تا جلد آن مفسدہ منفع گردیدہ بعد مدتی شفیق ابن تیمیہ در عمد خود
 اختراع دین مجدد نمودہ ہنگامہ گرم ساخت اشتہ حال آنکہ دو سو برس سے زائد پچھلے تولد ابن قیم
 سے ابن حزم وفات پا چکا تھا اور عہد ابن تیمیہ کا بعد مدت کے زمان ابن قیم سے نہیں ہی بلکہ
 ابن تیمیہ پچھلے ابن قیم سے تھا اور ابن قیم شاگرد ابن تیمیہ کا تھا اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ ابن قیم
 تائید پر ابن حزم کے تھا زاد المعاد ابن قیم کی موجود ہے اوسمین اکثر جگہ ابن حزم کے اقوال کا
 رد ہے اور شرح سنن ابی داؤد ابن قیم کی بھی حاضر ہے اوسمین بھی ظاہر ہے جرح ہی ہشتم
 صاحب بوارق نے ص ۳۱ میں لکھا ودر انتباہ نوشتہ باید داشت کہ فقیر دم استقلال ندارد
 حال آنکہ اس عبارت کا انتباہ بین وجود نہیں ہے نہم صاحب بوارق نے ذکر میں نام دن گوئی
 جنھوں نے علی مولد کو مستحق اور مستحب کہا ص ۱۱۱ میں لکھا یوسف بن حجاز و یوسف بن علی بن زریق
 اشتہ حال آنکہ یوسف اور یوسف بن علی بن زریق ایک ہی شخص ہے نہم صاحب بوارق نے
 بعض اوسے ذکر کے ص ۱۱۱ میں لکھا و ابن البطاح و مخلص کتانی و ظہیر الدین بن جعفر و نصیر الدین
 اشتہ حال آنکہ ابن البطاح وہی نصیر الدین ہے و شخص نہیں اور اس نیت سے کہ ابن البطاح
 اور نصیر الدین دو شخص معلوم ہوں نصیح کے ص ۲۴ میں عبارت سیرت شامی کی یون نقل کی
 وقال الشيخ الامام العلامة الشهير بابن البطاح حال آنکہ عبارت سیرت شامی کی یون ہے وقال
 الشيخ الامام العلامة نصير الدين المبارك الشهير بابن البطاح جناب مولوی شاہ سلامت
 صاحب نے اس غیب کی پردہ پوشی کے لیے اشباع الکلام کے ص ۳۱ میں نصیر الدین کی جگہ
 ناصر الدین بنا دیا اور خود بھی ص ۱۷۵ میں ابن البطاح اور نصیر الدین کو دو شخص ظاہر کیا یا نہم
 صاحب فیض عام مولوی کریم اللہ دہلوی نے ص ۱۸ میں لکھا و در المنتشرہ درین شہر حیدرآباد
 موجود اما ذکر تقبیل در اینجا بالکل مفقود اشتہ تب در منتشرہ پیش ہوئی اوسمین عدم صحت حدیث
 تقبیل کی مرقوم تھی و رفتاوی جامع الروایات بھی پیش ہوا اوسمین بھی عبارت در منتشرہ
 منقول تھی و وار و ہم صاحب فیض عام نے ص ۱۸ میں انکار موجود تفسیر المقال سے کیا اور اوس
 مثل شریک باری اعتقاد کیا پھر تفسیر المقال کے پیش ہونے سے مناد اعتقاد صاحب فیض عام کا
 ظاہر ہوا چنانچہ تفسیر المقال موجود ہے سنیر و ہم صاحب فیض عام نے ص ۱۸ میں لکھا ابن حزم
 ہم تہمت انکار ابن حزم بر خیر جاری کردہ اصلاً نام و نشان ابن عبارت ہر حیدر و راجع تلاش

نمودہ یافتہ نشہ افقے جب خبر جاری پیش ہوئی اوسمین عبارت منقولہ کے پائی جانی سے کذب
 صاحب فیض عام کہل گیا چہاڑم صاحب ہادی المصلین مولوی کریم اللہ دہلوی ص ۱۳۳
 میں لکھا مولود موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا اپنے کلام میں فرمایا ہے اور بیان مولود ہمارے
 حضرت کاسیرت شامی اور جزری اور تلمانی اور ماوروی اور نووی اور عسقلانی اور شیخ
 عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے مجیدان بدضیان ان سب محدثین کو حرامی کہتے ہیں انشتہ حال آنکہ
 تلمانی اور ماوروی اور نووی نے کہیں عمل مولود کو نہیں لکھا اور نہ مجیدان نے کسی کو حرامی کہا
 پانزویہم رسالہ مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب مسمی بہ شباوع الکلام کے ص ۴۲ اور ص ۴۳
 میں مرقوم ہے وشیخ جلال الدین سیوطی در شرح لنسای وشیخ ابن حجر عسقلانی در شرح اربعین
 امام نووی حکم باختسان آن فرمودہ و امام نووی ہم بہین مطلب میل فرمودہ اند انشتہ حال آنکہ
 شرح لنسای میں اسکا کچھ ذکر نہیں ہے اور شیخ ابن حجر عسقلانی کی کوئی شرح اربعین نہیں ہے
 کہ اوسمین عمل مولود کا استخسان کیا ہوا اور نہ نووی نے اپنی کتاب میں اس مطلب کی طرف
 میل فرمایا ہے شائزہم رسالہ محمد وجیہ صاحب مسمی بہ ارشاد المرشاد کے ص ۱۶۱ میں
 مرقوم ہے و دلائل جواز محفل مولود شریف با رعایت شروط مذکورہ در رسائل اثبات مولود از
 اکابر محدثین و علمای سلف و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی در شرح لنسای
 و شیخ ابن حجر ہدیشی مکی در شرح اربعین امام نووی حکم باختسان آن فرمودہ اند و امام نووی
 ہم بہین مطلب میل فرمودہ اند انشتہ حال آنکہ شرح لنسای میں کچھ اسکا ذکر نہیں ہے اور نہ نووی
 نے کہیں اس طرف میل فرمایا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا فقہد ہم صاحب ارشاد المرشاد نے
 ص ۱۶۱ میں عبارت رسالہ سیوطی کی یون نقل کی ہے اول من احدث فعل ذلک من السلاطین الملک
 المنظر انشتہ حال آنکہ رسالہ سیوطی میں لفظ من السلاطین کا نہیں ہے صاحب ارشاد المرشاد نے فرمایا
 ہمیشہ ہم رسالہ مولوی مظہر کریم صاحب مسمی بہ غایۃ المرام میں کہ جس سے ارشاد المرشاد کے
 ص ۱۶۱ میں استناد ہے مرقوم ہے فی فتح المبین شرح اربعین الامام النووی قال شیخنا الامام ابوہریرہ
 و من حسن ما بتدرع حال آنکہ عبارت فتح المبین یون ہے قال الامام ابوہریرہ شیخ المصنف
 صاحب غایۃ المرام نے شیخ المصنف کچھ شیخنا بنایا تاکہ ظاہر ہو کہ فتح المبین امام نووی کی ہے
 حال آنکہ فتح المبین ابن حجر مکی کی ہے نوڑوہم مولوی قادر علی نے ص ۱۶۲ دلیل البقیین میں
 لکھا اب دیکھا جاہی کہ عمل مولود شریف کے نیکا در تحسن ہونے پر ایک جامع غفر ربے بڑے

اہل علم و امام مجتہد و محدثین وغیرہ خواص و عوام ہر ملک مثل مکہ و مدینہ وغیرہ جیسا کہ حضرت امام محمد
 و امام شافعی و صاحب جزری و صاحب مفتاح الزجاجہ و امام قرطبی و عبد الوہاب ابو محمد
 عبد العزیز و شیخ ابن حجر ہبشی و امام ابوشامہ و ابن ہمیمہ حنبلی و صاحب ہدایۃ المرید و طبیبی
 و طاعلی قاری و شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ رحمہم اللہ علیہم کا اتفاق ہو اٹھتے حال انکہ بیان کرنا
 اتفاق نووی اور شافعی اور قرطبی اور ابن ہمیمہ اور صاحب ہدایۃ المرید اور طبیبی کا عمل مولد سر
 کے نیک اور متحسین ہونے پر صریح جھوٹ ہے ابن ہمیمہ صراط مستقیم میں عمل مولد کے بدعت کہہ رہے
 ہونے کا قائل ہے اور شافعی کے عہد میں وجود ہی عمل مولد کا نہ تھا اور نووی اور قرطبی اور صاحب
 ہدایۃ المرید اور طبیبی سے کہیں احسان عمل مولد منقول نہیں ہے اور یہی حال ہے عبد الوہاب ابو محمد کا
 لبستم مولوی محمد عبد اللہ غازی پوری نے جواب المہتدین کے ص ۱۱۰ میں لکھا چنانچہ سامی گرامی
 مجوزین لکھے جاتے ہیں امام المحدثین ابن جوزی و علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری و ابن حجر
 جزری و محمد بن علی دمشقی و حافظ ابو الخیر سخاوی و حافظ عواد الدین ابن کثیر و علامہ طغرل امام
 نووی شارح صحیح مسلم و حافظ ابوشامہ و استاد امام نووی و شیخ ابوالحسن المعروف بابن الفضل
 و ابوبکر حجازی و منصور البشار و ابن محمد نغان و ابوموسیٰ ترمذی و حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی
 و جمال الدین عجمی و یوسف السجاز و یوسف بن علی الشامی و امام ابن البطاح و امام مخلص کشنی
 و امام علامہ ظہیر الدین شیخ نصیر الدین و امام صدر الدین عمر و حافظ ابن حجر کی صاحب لد الکبیر
 و حافظ دمشقی و جلال الدین سیوطی و شارح ابن ماجہ و امام محقق ابوزرعہ عراقی و شیخ ابن حجر
 ہاشمی اٹھتے حال انکہ ابن جوزی نے کسی کتاب میں عمل مولد کو جائز نہیں لکھا اور سیوطی نووی
 اوثر ابوزرعہ عراقی نے کسی اپنی کتاب میں اس عمل کی تجویز کی اور ابن حجر جزری اور حافظ دمشقی
 معلوم نہیں کہ کون شخص ہیں اور انھوں نے اپنی کس کتاب میں عمل مولد کو جائز لکھا ہے یوسف
 السجاز اور یوسف بن علی الشامی ایک ہی شخص ہے و شخص نہیں اور سیوطی امام ابن البطاح اور
 شیخ نصیر الدین ایک شخص ہے و شخص نہیں اور سیوطی جلال الدین سیوطی اور شارح ابن ماجہ ایک شخص
 ہے و شخص نہیں شیخ ابن حجر ہاشمی کوئی نہیں ہے اور اگر ہاشمی بجای ہبشی کے لکھا ہے تو وہ ابن حجر کی
 ہے اور سکا ذکر ہو چکا ہے لبستم و یکم مولوی محمد حسن اللہ غازی پوری نے حسن الکلام ص ۲۹
 اور ص ۳۰ میں لکھا ہے شیعہ نہ ہی کہ مجوزین العقائد مجلس میلاد شریف علی نامی گرامی کہ نام لکھ
 ذیل میں لکھا جاتا ہے یہ ہیں حضرت شیخ الفقہار و المحدثین تاج العلماء و العارفین شیخ شیوخ

العالم قطب الاقطاب الغوث الاعظم سید محمد بن عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام المحدثین
 ابو الفرج ابن جوزی محدث فقیہ حنبلی و ابو الخطاب عمر بن وحیدہ کلبی و ابن حنکاح محدث شافعی
 علامہ قسطلانی صاحب المصابیح اللدنیہ و شارح صحیح بخاری و شیخ ابو القراہ السخاوی محدث ابن جوزی
 و محمد بن علی دمشقی صاحب سبیل الہدی و الرشاد و حافظ ابو النجیر سخاوی و حافظ عماد الدین
 ابن کثیر و علامہ طبرانی صاحب الدر المنظم و امام نووی شافعی شارح صحیح مسلم افقہ حال آنکہ
 جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بھی نووی نے کسی کتاب میں جو انفقہ
 مجلس میلاد شریف کانہیں لکھا ہے اور ایسا ہی حال ہے ابن جوزی کا نسبت و وہ تصحیح
 کے ۲۴۷ میں اور ارشاد الرشاد کے ۵۱۰ میں اور جواب المہتدین کے ۱۱۴ میں اور
 حسن الکلام کے ۱۱۴ میں اور غایۃ المرام میں ابو موسیٰ نے ہونی مرقوم ہے اور بوارق کے ۱۱۴
 میں اور رسالہ کبریٰ قادریہ کے ۱۱۴ میں ابو موسیٰ نے ہونے اور شہاب الکلام کے ۱۱۴
 میں ابو موسیٰ الزبیدی نے معلوم نہیں کہ صحیح ہونی ہے یا نہ ہونی مستندین مجوزین ایسے معروف
 ہیں کہ انکی نسبت میں اسقدر اختلاف مجوزین ہے نسبت سوہم اکثر رسائل مجوزین میں
 ابن طغرل صاحب در منتظم مرقوم ہے اور رسالہ کبریٰ قادریہ کے ۱۱۴ میں ایک جگہ ابن طغرل
 اور دوسری جگہ ابن طغرل اور مطابق اسیکے غایۃ المرام میں بھی ابن طغرل مسطور ہے معلوم
 کہ صحیح طغرل ہے یا طغرل باعث اس اختلاف کا بھی شہرت اور معروفیت مستندین مجوزین ہے نسبت
 چہارم تصحیح کے ۲۴۷ میں ابو الحسن المعروف بابن الفضل مرقوم ہے اور اسیکے مطابق رسالہ کبریٰ
 قادریہ کے ۱۱۴ میں اور اکثر رسائل مولدین ہی ہی مسطور ہے لیکن بوارق کے ۱۱۴ میں ابن قفل
 مرقوم ہے معلوم نہیں کہ صحیح ابن فضل ہے یا ابن قفل نسبت پنجم تصحیح کے ۲۵۰ میں و شہاب الکلام
 کے ۱۱۴ میں فاذا کان ابو لہب الکافر الذی الخ کو قول ابو النجیر ابن جوزی قرار دیا گیا اور
 ارشاد الرشاد کے ۱۲۷ میں اور جواب استفتائی مولد شریف کے ۱۱۴ میں قول ابن جوزی ہوا
 نسبت ششم تصحیح کے ۱۱۴ میں اور ارشاد الرشاد کے ۱۱۴ میں اور شہاب الکلام کے
 ۱۱۴ میں لولہم لکن فی ذلک الارغام الشیطان الخ قول ابن جوزی قرار دیا گیا اور شہاب الکلام
 کے ۱۱۴ میں اور جواب استفتائی مولد شریف کے ۱۱۴ میں قول ابن جوزی ہوا باب
 سوہم جواب میں مطاعن مندرجہ رسائل ثلثہ قادریہ کے جواب رسالہ مولوی محمد
 فضل البجید کا یہ ہے کہ جن صاحبوں سے کہ آپ نے جواز عمل مولد کا نقل کیا بر فرض صحت نقل

تنبیہ شعرائی کے منع عمل مولد میں نقل کر چکا ہے تنبیہ اس وقت حاضر نہیں ہو جو حال قول معترض کا معلوم ہو لیکن اگر کسی نسخہ تنبیہ میں وہ عبارت کہ جبکا حوالہ دو سو برس پہلے ہو چکا ہے نہ پائی گئی اور کوئی مطلب لواقع الانوار میں اس عبارت کے مطلب کے خلاف پایا گیا تو کیا عجب ہو کہ معترض کے کسی ہم مذہب نے تنبیہ سے وہ عبارت جو مخالف اس کے مذہب کے تھی نکال ڈالی ہو اور لواقع الانوار میں ایک عبارت موافق اپنے مطلب کے بنا کے درج کر دی ہو جیسا کہ خود شعرائی نے یوایت و الجواہر اور مختصر فتوحات میں بہت فتوحات یکہ کے لکھا ہے کہ لوگوں نے اس میں عبارت معارض ظاہر شریعت کے داخل کر دی ہیں اور لواقع الانوار میں ایسی عبارت کا درج ہونا مناسب تھا اس میں رطب و یابس بائین مرقوم ہیں چنانچہ اسے لواقع الانوار میں ملاقات شیخ حسن عراقی کے امام مہدی سے اور بیان کرنا امام مہدی کا کہ عمر میرا اب بیہ سو چھپیس برس کی ہے اور موافقت کرنا شیخ علی خواص کا مہدی کی عمر میں مرقوم ہے اور یہ سب موافق اعتقاد شیعہ کے ہے علاوہ اسکے علی سے کچھ ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی وجہ سے مبتلا ایک امر شیعہ کے ہو گئے ہوں لیکن وقت بیان مسئلہ کے جو حق ہے وہ کہہ دیا ہو اور ویسا ہی لکھ دیا ہو پس ہو سکتا ہے کہ لواقع الانوار میں شعرائی نے ایک سرگزشت لکھ دیا ہو اور حکم مسئلہ تنبیہ میں بیان کیا ہو دیکھو سیوطی نے انموذج وغیرہ میں ذکر معجزہ قدم کیا اور بعد تنقیح فتویٰ عدم ثبوت اس معجزہ کا دیا اور جواب دوسرے کمال کا یہ ہے کہ امداد المسلمین میں نام صاحب طریقت محمد کا اسے مذہب کی وجہ سے لکھا گیا اور پڑھنا عورتوں کا مولد نبی صلعم کو بھی ایک قسم کا عمل مولد مروج ہے گو ہم مذہب معترض کے بھی اس قسم کے مولد کو اچھا نہ کہتے ہوں لیکن مقصود مانعین منع بد مروجہ عمل مولد ہے قطع نظر اس سے کہ کوئی اس کو اچھا کہتا ہو یا نہ کہتا ہو امداد المسلمین میں اوپر کی سطر میں ابن ہر علی افندی صاحب طریقت محمد یہ مرقوم تھا اور نیچے کی سطر میں رحب افندی شارح طریقت محمد یہ مسطور تھا کاتب نے لفظ ابن کو جو ہر علی کے ساتھ تھا اور لفظ رحب کے اوپر ہی مرقوم تھا رحب کے ساتھ لکھ دیا اور اتفاق تصحیح کا سبب نسخ مطبوعہ میں نہ پڑا غلطی کاتب سے اعتراض موقوف کتاب پر کرنا داب اہل علم نہیں ہو آپ اپنی اور اپنے مستندین کی خبر لیجئے کہ سیرت شامی میں اثبات ان اشعار کو **اذا کان ہذا کافرا جازمہ** ثبت یداہ فی الحیم خلداہ اتی انہ فی یوم الاثنین **دائما** یخفف عنہ للسرور باجہا **فما الطن** بالعباد الذی کل عمرہ **باجد** سرور مات موصداً طرف حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی کے نسبت کیا اور آپ نے بھی ص ۲۰ میں یہی نام لکھا

اور آپ کے مستند سیوطی نے اپنے رسالہ حسن المقصد میں انشاء و ابنین شعار کو طرف حافظ ناصر الدین
 بن شمس الدین الدمشقی کے نسبت کیا اب ارشاد ہو کہ لکھنا اچھا اور آپ کے مستند صاحب سیرت شمس
 کا صحیح ہو یا آپ کے مستند سیوطی کا اور مرآت السنۃ السنیہ میں برکلی صاحب طریقہ محمدیہ کو جو لکھا
 سو صحیح ہو اسلی کہ محمد افندی معروف تھا ساتھ برکلی کے جیسا کہ کشف الظنون میں مسطور طریقہ
 فی الموعظۃ للمولیٰ محمد بن پیر علی المعروف بہرکلی اور عبد الغنی نابلسی نے حدیقہ مذہبہ شرح طریقہ محمدیہ
 میں مصنف طریقہ محمدیہ کو محمد افندی رومی برکلی لکھا ہو اگرچہ رجب افندی نے محمد البرکلی لکھا اور
 برکلی جگہ پر کا لکھ جانا غلطی کا کتب ہو جیسے تصحیح کے ص ۵۷ میں ابن ملک کی جگہ ابن مالک لکھ گیا اور
 ہدایۃ المبتدعین دیکھیں نہیں گئی شاید او سمین لفظ شرح کا کاتب کے لکھنے سے رہ گیا ہو آپ اپنے مستند
 کی خبر لیجی کہ سیوطی نے حسن المقصد میں عرف التعریف بالمولد الشریف کو امام القاری حافظ شمس الدین
 ابن الجوزی کی کتاب قرار دیا اور صاحب کشف الظنون نے حافظ شیخ عبد الجلیل بن علی المنصور المرقی
 کے اور اصلیت ذکر کرنے شعرائی کی تنبیہ میں پچھلے کمال کے جواب میں معلوم ہو چکی ہو اس کے اعادہ کی
 کچھ حاجت نہیں ہو اور جواب تیسرے کمال کا یہ ہو کہ مرآۃ السنۃ السنیہ میں نام قسطلانی اور شیخ
 عبد الحق کا جو بسکک مانعین داخل ہو گیا سو وہ غلطی کا کتب سے ہو کہ یہ دونوں نام حاشیہ پر ایک
 عبارت کے تحت میں لکھے ہوئے تھے کاتب نے ان دونوں ناموں کو داخل کتاب سمجھ کر کتاب میں لکھ دیا
 جواب چوتھے کمال کا یہ ہو کہ مقصود مانعین منع عمل مولد معتدہ ہو اور اس کے ایک یہ بھی وضع
 ہو اور جب کہ صاحب المختار نے پڑھنے اس مولد کے تذکر کو اقیح اس نذر سے کہ جو بالاجماع مل
 اور حرام ہو قرار دیا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ عمل مولد بھی مملوع ہو اور عبارت شیخ مجدد کی متعلق
 سماع اور غنا سے نہیں ہو بلکہ نفس مولد سے ہو جواب پانچویں کمال کا یہ ہو کہ کلمۃ الحق میں ص ۷
 حوالہ کتاب احمد بن محمد مصری کا مرقوم تھا صاحب غایۃ الکلام نے اس کے عبارت بھی اگر لکھ دی تو
 کیا گناہ کیا نام کتابوں کے جو عبارت میں ہیں وہی ہیں معلوم نہیں کہ کون سے نام بڑے اور
 اعداد المسلمین اور ہدایۃ المبتدعین میں باعتماد قول معتد کہ وہ کتاب موجود ہو وہ نام بشمول او
 نامون مانعین کے اگر داخل کیے گئے تو کیا برا ہوا غایۃ الکلام وغیرہ میں نقل قول معتد سے ہو سو
 کتاب حاضر ہو باقی جن ناموں کا قول معتد میں ذکر ہو اگر آپ ان کتب رجال اور تاریخ کو کہ جتنا
 ذکر باب اول میں ہو چکا ملاحظہ کریں تو اونکا بھی پتا معلوم ہو جانا آسان ہو لیکن نقل قول معتد
 ذمہ دار ہوا نہیں ہو اور کلمۃ الحق میں جو رجال ناما عمر بن محمد ملا کا عمل مولد کو بلکہ موصول میں سنہ

چند سو چار مین مرقوم ہو سو وہ منافی نہیں ہو گزروا بن دجیہ کے اس سنہ میں اربل میں اس حال میں کہ شاہ اربل کو مشغول اس عمل میں باقتدا عمر بن محمد ملا دیکھا اسلئے کہ ممکن ہو وقوع اس عمل کا عمر بن محمد ملا سے اور گزرا بن دجیہ کا اور مشغولی شاہ اربل کی باقتدای عمر بن محمد ایک ہی سال میں اور صلاح اور شہرت عمر بن محمد ملا کی صرف مجوز عمل مولد کے قول سے ثابت نہیں ہو سکتی ہو اور اس صلاح اور شہرت سے جھولی اوسکی از روئے علم اور حسن اعتقاد کی دفع نہیں ہو سکتی ہو بہت لوگ بے علم اور فاسد العقیدہ بسبب عبادت اور زہد اور ریاضت کے مشہور بہ صلاح ہو جاتے ہیں اور جو شخص اس طرح جھول ہو اوسکا عمل کیونکہ قابل متک کے ہو سکتا ہو اور سیرت شامی کا معروف اور مشہور ہونا بہت اونہیں کیونکہ جھول اوسکا علم ہو اور جنہوں نے اوسکو نہیں دیکھا اور سنا اونکی نسبت وہ بچے جھول ہو مانند قول معتد کے اور اوسکا معتد اور مستند طوفین ہونا ممنوع حال اہل علم اور دیانت میں ہونے مانعین عمل مولد کا کہ جنکے نام قول معتد میں مذکور ہیں یا وہیں مذکور نہیں اور اون کتب رجال اور تاریخ کے نام کہ جسے اہل علم و دیانت میں ہونا اونکا معلوم ہوتا ہو بابا اول میں گزر چکا اور اتفاق علمی مذاہب اربعہ نے الجملہ کا دعویٰ صادق ہو چسبیا کہ چار مذہب کی علما سے صاحب قول معتد نے اسکو بیان کیا اور بے دعویٰ اتفاق صحیح ہو سکتا ہو ساتھ عدم اعتداد قول مخالفین کے بسبب مخالف ہونے اوس قول کے ساتھ مقتضای حدیث اور فتاویٰ صحابہ اور تابعین کے پس اپنی نا سمجھی سے نسبت کذب کی کرنا طرف صاحب قول معتد کے کہ اکابر علما سے تھا آپ ہی کی جرئت ہو سیوطی کا اعتبار تین مرتبہ اور سقیم اقوال میں نہیں ہو اوسکی کتاب میں رطب و یابس صحیح و غلط سب طرح کے اقوال منقول ہیں پس خصم صرف اوسکے نقل پر بالخصوص خود اوسکے مدعیات میں کیونکہ قبول کر سکتا ہو اسناد قول عسقلانی میں وسائط صرف مجوزین عمل مولد میں عسقلانی کی کسی کتاب میں اس عمل کے جواز کا ذکر نہیں ہو جن مجوزین کے نام سیرت شامی میں مذکور ہیں بعض اونکے ایسے جھول ہیں کہ اونکے نام اور نسبت کی بھی مجوزین کو آج تک صحت نہیں ہو احسن المعروف بابن الفضل مجوز عمل مولد کو شخص ہو اوسکی کوئی کتاب بھی ہو یا نہیں اور اوسنے کسی اپنی کتاب میں بھی اس عمل کا جواز لکھا ہو یا نہیں اور کسے اوس سے سوائے مجوزین عمل مولد کی استناد کیا ہو اور کس نے اوسکو اہل علم و دیانت سے سوائے مجوزین کے قرار دیا ہو حال الدین ہمدانی اور منصور لشار اور یوسف بن علی زریق اور شیخ ابو موسیٰ زہرہ بنی اور جلال الدین عبد الرحمن اور صدر الدین مہدوب

اور شیخ عمر بن محمد ملا کو کس نے سوائے مجوزین کے اہل علم اور دیانت میں داخل کیا ہو اور انہوں نے
کسے اپنی کتاب میں بھی جواز اس عمل مولد کا لکھا ہو یا نہیں اور فتویٰ نصیر الدین ابن بطاح کا سوا
سیرت شامی کے کہیں اور پایا بھی جاتا ہو یا نہیں اور نصیر الدین ابن بطاح کون شخص ہو اور
فتاویٰ سخاوی کا کہ جسکا ذکر مجوزین عمل مولد کرتے ہیں کہیں موجود بھی ہو یا نہیں اور مولد ابن حجر
اور کتاب حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی اور کتاب ابن طبرک اور کتاب ابی شامہ
آپ کے پاس یا آپ کے کسے دوست کے پاس اس ملک میں موجود بھی ہو یا نہیں صحت نقل
اقوال ان علماء کے بدون ملاحظہ کے ان علماء کی کتابوں میں بطور قاعدہ مدرسہ قادریہ کے نہیں ہو
ہو اور اسی جنس سے اکثر ان نامورین کہ اس سالہ کے ص ۱۲ میں مذکور ہیں کلام ہو سکتا ہو
باقی تاریخ ابن خلکان وغیرہ میں جو حاضر ہونا شاہ اربل کی مجلس میں فقہاء اور اعیان علماء اور
صوفیہ اور وعظا کافر قوم ہو تو اسی تاریخ ابن خلکان وغیرہ میں ملے ہوا مجلس مولد شاہ اربل کا ثنا اور
مزامیر اور آلات لہو پر بھی مسطور ہو اور ایسی مجلس کو آپ بھی ناجائز سمجھتے ہیں تو معلوم ہوا کہ وہ فقہاء اور
اعیان علماء اور صوفیہ اور وعظا منتشر اور اصحاب تقویٰ نہ تھے کہ ایسی مجلس میں کہ بالاتفاق حرام
ہو بطور حطام دنیا تشریف فرما ہوتے تھے اور اسی قسم کا حال ہوگا ان عاملین عمل مولد کا جو مغرب
اور مصر اور شام اور عجم وغیرہ بایں ابن حجر وغیرہ کے عہد میں تھے اور شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ
کو فقہاء اور علماء حنفیہ میں شمار کرنا ایسا ہو جیسا کہ مولوی فضل رسول صاحب اور مولوی سلامت اللہ
صاحب اور مولوی محمد وجیہ صاحب فقہاء اور علماء حنفیہ میں شمار کرتے ہیں اور باعتبار قول معتد
ان کتابوں کے حوالہ دینے میں جبکہ نام قولی معتد میں مندرج ہیں کیا مضائقہ ہو نصیجہ نقل کے لئے قول
میں ان کتابوں کے نام ہونا ایسا کافی ہو جیسا کہ سیرت شامی میں نام مجوزین کے ہونا نصیجہ نقل کے
لئے باعتبار مجوزین کافی ہو اور جواب چھٹے کمال کا یہ ہو کہ کلمۃ اسحق میں سجای قال السیوطی کے
الی قولہ سو قلم سے لکھ گیا ہو عبارت الی قولہ سے پچھلے کی عبارت مرآۃ الزمان تاریخ سبط ابن جوزی کی
ہو اور عبارت الی قولہ سے بعد کی عبارت حسن المقصد سالہ سیوطی کی ہو قلم ناسخ کلمۃ اسحق سے
تو اس بقدر سہو ہوا ہو کہ بجائے قال السیوطی کے الی قولہ لکھ یا لیکن آپ کے ہم مذہب مجوز مولد سے
جوابات استفادے مولد شریف کے ص ۱۱۵ اور ص ۱۱۶ میں اس سے بڑھ کہ سہو ہوا ہو کہ جواب
مولوی محمد لطف اللہ صاحب میں مرقوم ہو سبط ابن جوزی کے مرآۃ الزمان سے سمجھا جاتا ہو کہ
کہ ہر گاہ ملک مظفر نے مولد ایجا کیا اور ہر سال ضیافت علماء اور صوفیہ کے تین لکھ روپیہ

گئی اور ہر ضیافت میں پانچ ہزار بکری اور دس ہزار مرغی اور لاکھ پیالیہ مسک کی اور عیس ہزار رکابیان حملوں
کی جیہا کرتا منتشر عین کھاتے اور متصوفین بللاتے سوائے شیخ تاج الدین سکندری مالک کے کوئی انکار
نکرتا اختصہ بجاصلہ تہذیب یافتہ اور جواب ساتویں کمال کا یہ ہو کہ سکوت کے سبب ہوتے ہیں حمل
سکوت عموماً وہی نہیں کہ جو اعتقاد آپ کا ہو حنفیوں نے شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کو دیکھا
اونکے ساتھ رہا وہی سے بالتواتر معلوم ہو کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے بیان مجلس مع لد نہیں ہوتی
بھی پس مضمون فتویٰ جواز عمل مولد کا مبطل اور اسکے انتساب کا طرف جناب شاہ صاحب رحم
ہو اور تصحیح المسائل میں فتویٰ عرس کا منقول تھا نہ فتویٰ جواز مجلس مولد کا جسکا انکار غایۃ الکمال
ہو اور اہل بدعت کو لہا یہ اسوجہ سے کہا جاتا ہو کہ یہ لوگ عداوت رکھتے ہیں اون لوگوں سے جو متبع
سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مانند عداوت رکھنے والی لد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہ کسی اور وجہ سے اور یہ وجہ مجوزین سابقین میں متحقق نہیں ہو پس اونکو لہا یہ کیونکر کہا جاتا ہو
اور تحفہ اثنا عشر بیہ میں چچ مویہ ہو کہ شرع میں روز تولد اور وفات کو کسی نبی کے عید نہیں
گردانا ہو اسی بھید سے کہ وہم کو دخل نہ ہو بدو ن سجد و نعمت کے حقیقتہ خوشی اور فرحت کرنا یا غم و ماتم
مگر ناخلاف عقل خالص کے شواہد وہم سے ہو بمقابلہ ایسے صریح کے حال تحفہ کا یہ بیان کرنا کہ
اوسمین امثال متبدرہ کے بعینہ ایک چیز جاسنے پر نگہ ہو انہم سوائی انکار محسوسات کے اور کیا ہو اور
باقی سب شبہات بلا حلقہ اصول مندرجہ مقدمہ خود مندفع ہیں اور جواب اٹھویں کمال کا یہ ہو کہ
کہ جو روایات کتب فقہ غایۃ الکلام میں منقول ہیں حاصل مجموعہ اون روایات کا یہ ہو کہ تعریف جو
عبارت ہو لوگوں کے جمع ہونے سے عرفہ کے دن ایک جگہ میں وہ ظاہر الروایۃ میں بالتفاق اصحاب
ثلثہ خفیبہ لکھ وہ ہو اور علت کراہت میں اختلاف علما سے خفیبہ ہو چنانچہ علت کراہت بعض کے
نزدیک تشبہ بہ واقفین بالعرفات ہو اور بعض کے نزدیک یہ ہو کہ قربت ہونا و قوف کا جو اوس
اجتماع میں ہوتا ہو مکان مخصوص عرفات میں مجہود ہو غیر اوس مکان میں مجہود نہیں پس نہوگا و قوف
غیر اوس مکان میں قربت اور بعض کے نزدیک اندیشہ فساد اعتقاد عوام ہو کہ اوسکو فرض یا وجب
یا سنت نہ سمجھ لیں اور بعض کے نزدیک اختراع فی الدین ہو اور بعض کے نزدیک نہ ثابت ہونا اسکا
ہو آنحضرت اور خلفائے راشدین سے اور مال سب علموں کا سوائے تشبہ اور اندیشہ فساد اعتقاد
کے امر واحد ہو قول باقانی بنا براسکے ہو کہ علت کراہت تشبہ ہو اور علما سے محققین نے کراہت
کے متعلق ہونے کو ساتھ تشبہ کے رو کیا ہو اور قول تفریاشی اور وہ قول جو آپ نے جامع الرموز

مانند سخاوی اور سیوطی اور قسطلانی اور ابن ہمام اور صاحب بحر رائق وغیرہم کے کلام میں استناد
ساتھ قسطلانی ابن تیمیہ اور ابن قیم کے موجود ہر کتاب کو کلام کرنا ابن تیمیہ اور ابن قیم میں محض بجا
محموسی سے حاشیہ اشعبارہ میں بحث تلفظ بالینۃ میں بشرح زاویہ امیر حاج اند

لم یقل عن الائمة الاربعہ لکھا ہے کہ اقول یویدہ ما فی فتاویٰ شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ
ان اللینۃ الواجبۃ محلہا القلب بال اتفاق الائمة الاربعہ ائمہ اور جب کہ سند لانا مولوی سے

شاہ سلامت ائمہ صاحب کا مولوی میرزا حسن علی صاحب سے اور سند لانا آپ کا مولوی
محمد موسیٰ صاحب جائز ہوا تو سند لانا صاحب کلمۃ الحق کا صاحب باران رحمت سے اور

سند لانا صاحب ہدایۃ المبتدعین کا مولوی محمد شرف سے اور سند لانا نواب صاحب کا صاحب
راہ جنت سے کیونکہ ناجائز ٹھہرا اور تکذیب کلام صاحب ہدایۃ المبتدعین کی صاحب المختار

کے کلام سے کرنی ایسی ہے جیسے تکذیب کسی کے کلام کی مولوی فضل رسول صاحب کے کلام سے
صاحب ہدایۃ المؤمنین وغیرہ جو رد المختار کے سند آپ کی مقابلہ میں لاتے ہیں الزان لاتے ہیں کہ

یہ آپ کا ہم مذہب آپ کے خلاف پر ہے اور تقویۃ الایمان میں کوئی بات مخالف اہل سنت و حجت
کے نہیں ہاں اکثر باتیں اوسکی مخالف اہل بدعت اور اہل شرک کے ہیں اگر اہل بدعت اور شرک

نے اپنا نام اہل سنت و جماعت رکھ لیا تو اوسکی باتوں کا مخالف ہونا اہل سنت و جماعت حقیقیہ
اور نفس الامر سے لازم نہیں آتا ہے اگر یہی حال کتاب التوحید کا ہو تو اوسکے مخالفت ساتھ

اہل سنت و جماعت کے بیان کرنا صریح اقرار ہے اور وہ جو اقسام اسماء منکرین کے پیش کرنے کے
بیان کین اوسکا حال اوپر مذکور ہو چکا اور ابن السحاق کا مجوزین میں داخل کرنا غلط ہے خود سید

لے ابن ماجہ میں ابن السحاق کو منکرین میں شمار کیا ہے اور اصل حقیقت مجوزین کی یہ ہے کہ ابتدا میں
بہت قلیل اور نادر تھے پیچھے سے ابن ابجرزلی اتفاق کر کے بھیڑ چال سے بہت ہو گئے جبکہ ایجاد

عمل مولد ہوا کوئی علما سے دیندار تقویٰ شعاریں سے اوسکا مجوز نہ تھا صرف ابن دحبہ ونباطی
سے موافقت شاہ اربل کی کی اور اسوقت میں ابن لفظ بغدادی حنفی اور ابو الحسن علی بن

المقدسی المالکی اور ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی جو معاصرین سائیدہ ابو شامہ تھے
سب عمل مولد سے منع کرتے تھے اور پھر اوسکے بعد ابو شامہ نے جائز لکھا لیکن اوسکے جواز کی شہادت

ہندی اوسکے بعد ابن السحاق اور تاج الدین فاکہانی اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ اور ابن قیم
اور شرف الدین احمد معروف بہ ابن قاضی الجلیل اور علامہ الدین بن سہیل وغیرہم نے اس عمل کی برائی

اپنی کتابوں میں بیان کی اور اس وقت کوئی اکابر علما میں سے جائزہ نہ لکھنے والا اس عمل مولد کا نہ تھا اور پھر اٹھویں صدی کے آخر تک یہی حال رہا کہ سوائے مانعین عمل مولد کے کوئی سوائے کازرونی اور اس کے امثال کہ اعتداد اور نکاح اس وقت کے علما میں نہ تھا اکابر علما میں سے عمل مولد کو جائز نہیں سمجھتا تھا حالانکہ اس زمانہ میں اکابر محدثین اور فقہاء اور اصولیین اور متکلمین مانند تقی الدین ابن قتیق العبد اور شرف الدین قسطلانی اور نجم الدین ابن الرفیعہ و کمال الدین زکامانی اور بدر الدین ابن جاعہ اور قطب الدین شیرازی اور قاضی عسکری اور قطب الدین عبد الکریم بن عبد اللہ الشیرازی اور شرف الدین بزرگ اور فخر الدین بن علی اور صدر الشریعہ اور شمس الدین اصفہانی شافعی صاحب موطا وغیرہم موجود ہوئے لیکن کسی نے قصہ تحریر کا جواز عمل مولد میں نہیں کیا اور شرف الدین ابن قتیق میں اکثر زید یہ مذہب تھے البتہ اس عمل کو کرتے تھے اور انہیں کے کرنے سے یہ عمل حرمین میں آج تک جاری رہا بعد اس کے نوین صدی میں ابن حجر زری کی بدولت اس عمل کے جواز نے رواج پایا اور اس وقت میں مخالف ابن حجر زری کے محدث ابن بکر خرمی اور سعد الدین خوارزمی اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی موجود تھے کہ اس عمل کو ناجائز سمجھتے تھے پھر اسکے بعد سخاوی اور سیوطی وغیرہ بطور بھرپور حال کے متبع ابن حجر زری کے ہوتے رہے اور ہر زمانہ میں منکر اس کے تھے موجود رہے مانند صاحب قول معتدل اور صاحب نور الیقین اور صاحب فتاویٰ ذخیرۃ السالکین اور حضرت محمد الف ثانی وغیرہم کے اور حال مجوزین کا جبکہ نام بیان آپ نے ذکر کئے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ کچھ ضرورت نہیں ہے اور جو کچھ خاتمہ میں تحریر ہوا اس کا کذب ہر قائل نظر پر ہو عیان ہے اور یہی تقدیر ہے کہ کتابوں کے بنائے ہر چند مطالبہ تصحیح نقل کا ہوا جواب وہ نہ ہو سکے معلوم نہیں کہ کس کتاب کا نام بنایا اور کتب مطالبہ تصحیح نقل ہوا کہ جواب وہ نہ ہو سکے انہام الغافل میں بھی ایسا ہی چھوٹ تحریر ہوا کہ ہر مطالبہ کیا گیا تصحیح نقل کا اور شاہ احمد سعید صاحب نے رقمی لکھے جواب مذہب سے اسکا حضرات اہل بدعت کو چھوٹ سے ہرگز اجتناب نہیں ہے اور جس کتاب تک آپ کے اور آپ کے ہم مذہبوں کے نظر نہ پھونچی اور کان آپ کے ذکر سے شہانہ ہوئے اسکا وجود واقعی آپ کے اعتقاد میں خارج سے جاتا رہا یہ نتیجہ آپ کے علم اور فضل کا ہے ہر حال فضول کوئی اپنا طریقہ نہیں تصحیح السائل کا جواب تفہیم المسائل اور انہام الغافل کا جواب تعلیم السائل اور باری کا جواب صواعق البیہ خاتمہ کی تکذیب کے لئے کافی ہے جواب رسالہ صفحہ ۱۰۱ عبد الصمد صاحب کا یہ ہے کہ نصیحتہ المسلمین میں جو گیارہویں درجہ لکھی ہے وہ درحقیقت گیارہویں نہیں ہے اس لئے کہ اس میں اس گیارہویں کو درست لکھا ہے کہ

صرف ایصال ثواب ہوا اور کچھ تخصیص اور تقیید نہ تارخ اور دن کی نہوا اور سوپر فاختہ جاہلانہ نہ دیا جائے اور اوقیود نامشروعہ اوسکے ساتھ نہ لگائی جائیں اور ہدایۃ المبتدعین میں اوس گیارہویں کتب بدعت کہاجو ویسے ہی بدون قصد ایصال ثواب کے کیجا سے اور فاختہ جاہلانہ اوسمیں باجائے ہدایۃ المبتدعین دیکھے نہیں گئی حال تفصیلی اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا اور جو فائدہ میں شجر ہوا اوسکا جواب یہ کہ یہ کچھ رافضی خارجی معتزلی جبری قدری مجسمہ وغیرہم سب فرق خدالہ آیت وحدیث ہی سے اپنی مذہب کی سند لاسقمہ ہیں اور سند لانا ساتھ آیتا وحدیث کے عموماً معیار حسن وباطل نہیں کہ لیکن مقدمہ معلوم ہوچکا کہ ہونا جمہور اور اکثر کا کسی جانب بھی دلیل نہیں اوس جانب کی نہیں کہ مذہبی جو تہذیب سواد علم کے وہ نہیں ہیں جو اہل بدعت سمجھتے ہیں بلکہ اعتقاد یہ ہے کہ کونکے نہیں کہ اسمیں فرقہ ناجیہ کو اہل سنت جماعت کہتے ہیں ہی اہل حق ہیں اوراقی حسب اہل اہل پس تفریق طلب امر ہے کہ فرقہ ناجیہ اور اہل سنت جماعت کون فرقہ ہے سو تندرستی عبداللہ بن عمر و ابن عباس روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جدا ہو جائیگے میری امت تہذیب پر اے ہونگے دوزخ میں مگر ایک ملت عرض کیا جیسا ہے کہ وہ ملت جو دوزخ میں ہونگی وہ کون کی فرمایا وہ ملت ہے کہ میں ہوں اور اصحاب میرے اور جناب سید عید القادری جیلانی بڑے پیر صبا نے غنیہ میں لاشا و کیا کہ ایاں الی چرا جب کہ تا بعداری سنت جماعت کی پس سنت وہ طریقہ ہے کہ چہرے علی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جماعت و طریقہ ہے کہ چہرے اتفاق کیا چہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت میں چارہ خلیفہ کے کہ خلفائے راشدین اس صاف ظاہر ہے کہ فرقہ ناجیہ رابل سنت و جماعت ہیں کہ طریقہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طریقہ صحابہ پر ہیں جس کام کو انہوں نے کیا ہو و سکوکربین و حب کام کو انہوں نے نہیں کیا اوسکو نکریناب بالقضا ارشاد ہو کہ مجلس مولد حکو شاہ اہل رواج دیا چنانچہ شاہ مذکور اوس مجلس میں گئے بچا ناچنے والے جمع کرتا اور خود راگ اور باجا بکشتا اور تلچنے والوں کے ساتھ ناچتا اور بالفاق انحضرت اور آپکے صحابہ نہیں کیا اوسکے کرنے والے اہل سنت و جماعت قرار پائے یا اوسکے کرنے والے اسوجہ کہ انحضرت اور صحابہ مجلس نہیں کی غایہ یہ ہے کہ کرنے والے اس مجلس کے سنت اہل کے پیر و مہن اور کرنے والے اسکے پیر و سنت نبوی اللہ نصیب کرے سکوا و سب بھائی سلبا نو کو میری

سنت نبویؐ کی آئین شم آئین

م



الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلاً على قدرته العظمى وجلاله
ويعتبر في كل شيء دليلاً على قدرته العظمى وجلاله

[illegible]

لصوتیہ سہ ماہی
ان الفجر الخ
روزہ بنیہ
جمعہ ۱۱
شعبہ ۱۲

DATE SLIP

FOURTEEN DAYS



UNCLAS E7L 1753

7912

